معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

اتمام حجت اور عذاب

(۲)

— ۱ —

عَنِ ابْنِ عُمَرَ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتّٰى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ [إِنَّ اللّٰهَ][۲] جَعَلَ رِزْقِيْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ، وَجَعَلَ الذِّلَّةَ وَالصَّغَارَ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِيْ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ[۳]".

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قیامت سے پہلے[۱] تلوار دے کر بھیجا گیا ہے[۲]، (میں اِس کے ذریعے سے لڑوں گا)، یہاں تک کہ (اِس سرزمین میں[۳]) تنہا ایک خدا کی عبادت کی جائے، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے میرا رزق میرے نیزے کے سایے میں رکھ دیا ہے[۴] اور جو میرے حکم کی خلاف ورزی کرے، اُس کے لیے ذلت اور محکومی کا فیصلہ فرمایا ہے۔ (یاد رکھو)، جو کسی قوم کی طرح ہو کر رہے گا، وہ پھر اُنھی میں شمار ہو گا[۵]۔

۱۔ یعنی آخری پیغمبر کی حیثیت سے، اِس لیے کہ قیامت سے پہلے عالمی سطح پر اتمام حجت کا اہتمام کر دیا جائے۔

۲۔ یہ اِس لیے فرمایا کہ دوسرے رسولوں کی طرح آپ کی قوم پر آسمان سے عذاب نہیں آیا، بلکہ آپ کو اور آپ کے صحابہ کو حکم دیا گیا کہ آپ کے مکذبین کو وہ تلواروں کے ذریعے سے اُن کے جرم کی سزا دیں۔ اِس کی تفصیلات کے لیے دیکھیے: ہماری کتاب ''میزان'' میں مضامین: ''قانون دعوت'' اور ''قانون جہاد'' اور ''مقامات'' میں ''رسولوں کا اتمام حجت''۔

۳۔ سرزمین عرب مراد ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے توحید کے مرکز کی حیثیت سے اپنی دعوت کے لیے خاص کر رکھا ہے اور جس کے بارے میں اُس کا قانون یہ ہے کہ 'لا یجتمع فیھا دینان' (اُس میں دو دین کبھی جمع نہیں ہوں گے)۔ اِس کی تفصیلات کے لیے دیکھیے: ہماری کتاب ''مقامات'' میں مضمون: ''خدا کے فیصلے''۔

۴۔ یعنی فے اور غنیمت کے اموال میں رکھ دیا ہے، جو اُن جنگوں کے نتیجے میں حاصل ہوں گے جو اتمام حجت کے بعد منکرین کے استیصال کے لیے آپ کو لڑنی ہوں گی۔

۵۔ یعنی عذاب کے موقع پر اپنے آپ کو منکرین سے الگ نہیں کرے گا، اُس کے ساتھ وہی معاملہ ہو گا جس کا حکم قرآن مجید کی سورۂ توبہ (۹) میں اُن کے لیے دیا گیا ہے۔ یہ اس لیے فرمایا کہ رسولوں کی تکذیب کے نتیجے میں جو دینونت کسی قوم کے لیے برپا ہوتی ہے، اُس میں تمام فیصلے ظاہر ہی کے لحاظ سے کیے جاتے ہیں اور ہر صاحب ایمان کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اپنے ایمان کا اعلان کرے اور ہجرت کر کے اپنی قوم سے الگ ہو جائے۔

اِس کی تفصیلات بھی ''قانون دعوت'' کے زیر عنوان ہماری کتاب ''میزان'' میں دیکھ لی جاسکتی ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmedghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۸۸۳۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۸۸۳۳، ۳۲۲۱۹۔ مسند احمد، رقم ۴۹۶۹، ۴۹۷۰، ۵۵۱۵۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۸۵۶۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۰۱۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۲۱۲۔

یہی مضمون حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مسند بزار، رقم ۲۵۹۹ میں بھی نقل ہوا ہے۔

۲۔ یہ اضافہ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۲۲۱۹ سے لیا گیا ہے۔

۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی اِس روایت کے بعض متون میں تنہا یہی جملہ: 'مَنۡ تَشَبَّهَ بِقَوۡمٍ فَهُوَ مِنۡهُمۡ'، نقل ہوا ہے، اِس کے پیچھے پس منظر کی ساری بات حذف ہو گئی ہے۔ ملاحظہ ہو: سنن ابی داود، رقم ۳۵۱۴۔

—۲—

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرۡتُ أَنۡ أُقَاتِلَ النَّاسَ، حَتّٰى يَشۡهَدُوۡا أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوۡلُ اللّٰهِ، وَيُقِيۡمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤۡتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوۡا، عَصَمُوۡا مِنِّيۡ، دِمَاءَ هُمۡ، وَأَمۡوَالَهُمۡ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمۡ عَلَى اللّٰهِ".

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اِن لوگوں سے 'جنگ کروں[۱]، یہاں تک کہ یہ اِس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اِس بات کی شہادت دیں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز کا اہتمام کریں اور زکوٰۃ ادا کریں[۲]۔ پھر جب یہ کرلیں تو اِن کی جانیں اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے، الّا یہ کہ اُن سے متعلق کسی حق کے تحت یہ لوگ اِس حفاظت سے محروم کر دیے جائیں[۳]۔ رہا اِن کا حساب تو وہ اللہ کے ذمے ہے۔

۱۔ اصل میں 'اقاتل الناس' کے الفاظ ہیں۔ اِس روایت کو قرآن کی روشنی میں دیکھا جائے تو صاف واضح ہو جاتا ہے کہ اِس میں 'الناس' پر الف لام عہد کا ہے، لہٰذا مشرکین عرب مراد ہیں، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور جن کی طرف آپ خدا کی عدالت بن کر آئے تھے۔

۲۔ یہ اُس حکم کا حوالہ ہے جو سورۂ توبہ (۹) کی آیات ۵ اور ۱۱ میں بیان ہوا ہے۔ مشرکین عرب کے لیے یہ خدا کے اُس عذاب سے بچنے کی شرائط تھیں جو سنت الٰہی کے مطابق رسولوں کے مکذبین پر اِسی دنیا میں آتا ہے۔

۳۔ یعنی مثال کے طور پر، وہ کسی کو قتل کر دیں اور اُس کی سزا کے طور پر اُن سے قصاص یا دیت لی جائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۲۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن مصادر میں نقل ہوئی ہے: صحیح مسلم، رقم ۳۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۷۷، ۲۲۲۔ المسند المستخرج، ابی نعیم، رقم ۱۰۴۔ سنن الدارقطنی، رقم ۸۷۷۵۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۲۹۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۲۴۷، ۶۰۰۳، ۱۵۳۸۴۔

۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،[1] قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ،[2] قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ،[3] حَتّٰى يَقُوْلُوْا، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،[4] فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ"؟[5] فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا[6] كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللّٰهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے اور آپ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین بنائے گئے اور عربوں میں سے جنھوں نے انکار کرنا تھا، اُنھوں نے انکار کر دیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر سے کہا: آپ اِن لوگوں سے کس

طرح لڑیں گے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر چکے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اِن لوگوں سے جنگ کروں، یہاں تک کہ یہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں، پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا، اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے محفوظ کر لی، الاّ یہ کہ اُن سے متعلق کوئی حق اُس پر قائم ہو جائے، اور اُس کا حساب اللہ کے ذمے ہے[1]؟ سیدنا ابوبکر نے یہ سنا تو فرمایا: خدا کی قسم، میں اُن لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں، اِس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق[2] ہے۔ خدا کی قسم، جانور کو باندھنے کی ایک رسی بھی اُنھوں نے مجھ سے روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں اِس روکنے پر اُن سے لڑوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا، بات یہ تھی کہ ابوبکر کو اللہ نے اِس جنگ کے لیے شرح صدر عطا کر دیا تھا، سو میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کسی موقع پر بالاجمال بیان فرمائی اور اِس میں نماز اور زکوٰۃ کا ذکر نہیں کیا۔ سیدنا عمر کو اِسی سے خیال ہوا کہ عذاب سے بچنے کے لیے غالباً ایمان ہی تنہا شرط تھی اور اُنھوں نے اپنا یہ اعتراض صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کر دیا۔

۲۔ یعنی وہ حق جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کیا گیا ہے اور اہل عرب تو ایک طرف کوئی دوسرا مسلمان بھی اِسے حکومت کو ادا کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔

متن کے حواشی

۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۰۵۹ میں 'وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ' کے بجائے 'ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، یعنی عربوں نے ارتداد اختیار کر لیا۔

۲۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۶۷۶۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند شافعی، رقم ۶۰۷، ۹۳۴۔ الاموال، قاسم بن سلام، رقم ۳۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۸۳۷۳، ۳۲۴۰۸،

۳۶۳۵۶۔ مسند احمد، رقم ۱۱۴، ۳۲۶۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۱۷، ۶۴۴۱، ۶۷۶۸۔ صحیح مسلم، رقم ۳۲۔ سنن ترمذی، رقم ۲۵۴۹۔ سنن ابی داؤد، رقم ۱۳۳۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۰۵۸، ۳۰۵۹، ۳۹۳۱، ۳۹۳۲، ۳۹۳۵، ۳۹۳۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۲۰۸، ۳۳۲۹، ۳۳۳۲، ۳۳۳۴، ۴۱۸۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۲۰۔ مستدرک حاکم، رقم ۹۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۸۱۴، ۱۵۳۸۰، ۱۷۱۳۳۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۶۰۴۔

عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر العدوی رضی اللہ عنہ، اویس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ، طارق بن الأشیم رضی اللہ عنہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوئی ہے۔

اِن صحابہ سے اِس کے مصادر یہ ہیں:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

صحیفہ ہمام بن منبہ، رقم ۵۱۔ حدیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۱۷۴۔ مسند شافعی، رقم ۷۵۹، ۸۸۸، ۹۳۲، ۹۳۴۔ الاموال، ابوقاسم، رقم ۳۷۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۹۷۸۵، ۱۸۶۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۸۳۶۳، ۲۸۳۶۵، ۲۸۳۶۶، ۲۸۳۶۷، ۲۸۳۶۸، ۳۲۴۰۰، ۳۲۴۰۱، ۳۲۴۰۲، ۳۲۴۰۹۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۲۲۵، ۲۲۶۔ مسند احمد، رقم ۶۴، ۱۱۴، ۷۹۶۴، ۸۳۴۰، ۸۷۸۶، ۹۲۷۰، ۹۴۴۷، ۹۹۴۶، ۱۰۰۴۵، ۱۰۲۹۸، ۱۰۶۱۷، ۱۲۸۰۷، ۱۳۸۵۸، ۱۳۹۲۴، ۱۴۳۵۴، ۱۴۹۴۲، ۲۸۳۶۶۔ صحیح بخاری، رقم ۲۴، ۳۸۲، ۲۷۴۱۔ التاریخ الکبیر، بخاری، رقم ۸۳۔ سنن دارمی، رقم ۲۳۷۰۔ سنن ترمذی، رقم ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۳۲۸۶۔ صحیح مسلم، رقم ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۷۰، ۷۱، ۳۲۸۶، ۳۹۲۵۔ سنن ابی داؤد، رقم ۱۳۳۴، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۳۴۰، ۳۹۲۸، ۳۹۲۹، ۳۹۴۲، ۳۹۴۳، ۴۹۴۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۳۲۵، ۳۳۳۶، ۳۳۳۹، ۱۱۱۵۲۔ مسند بزار، رقم ۲۴۲۹، ۲۷۹۱۔ مسند رویانی، رقم ۱۴۶۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۲۵۳۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۰۹۹۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۱۶۲، ۵۱۶۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۷۶، ۱۷۷، ۲۲۲، ۲۲۳۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۲۸۵۸، ۳۰۵۳، ۳۲۷۳۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۸۶۱، ۴۴۱۸، ۸۷۳۳۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۶۱۸۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۷۲۴، ۸۱۱۱۔ سنن الدارقطنی، رقم ۳۷۷، ۵۷۷، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱۔ المسند المستخرج، ابونعیم، رقم ۹۸، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۳۸۵۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۹۷، ۴۷۲۵، ۴۷۲۶، ۶۰۰۳، ۶۷۶۳، ۶۸۱۴، ۱۴۵۶۶، ۱۵۳۸۴،

۱۵۴۷۱، ۱۵۵۰۱، ۱۶۵۰۳، ۱۷۱۳۰۔

۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی بعض روایات، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۹۲۸ میں 'الناس' کے بجاے 'المشرکین' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں: 'عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ'۔

۴۔ صحیح مسلم، رقم ۳۴ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'وَيُؤْمِنُوْا بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ' ''مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں، اُس پر ایمان لے آئیں''۔

۵۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'ثُمَّ قَرَأَ: اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ، لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ' ''پھر رسول اللہ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: تو تم یاددہانی کردو، (اے پیغمبر)، تم یاددہانی کرنے والے ہی ہو، تم اِن پر کوئی داروغہ نہیں ہو''۔ ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، رقم ۳۵۔

۶۔ بعض روایات، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۰۵۸ میں 'عِقَالًا' کے بجاے 'عَنَاقًا' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ یہ بکری کے اُس بچے کو کہتے ہیں جس کی عمر سال سے کم ہو۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۴ ——

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ[۱]، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا، وَيَأْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا، وَأَنْ يُصَلُّوْا صَلَاتَنَا، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ''[۲]۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اِن لوگوں سے جنگ کروں، یہاں تک کہ وہ اِس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ

نہیں اور اِس بات کی گواہی دیں کہ محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اور وہ ہمارے قبلے کا رخ کریں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں[1] اور ہمارے طریقے پر نماز پڑھیں۔ پھر جب وہ یہ شرطیں پوری کر دیں تو اُن کے خون اور اُن کے اموال ہم پر حرام ہوں گے، الّا یہ کہ اُن سے متعلق کسی حق کے تحت یہ حرمت اٹھالی جائے۔ اُن کے وہی حقوق ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اور اُن پر وہی ذمہ داری ڈالی جائے گی جو مسلمانوں پر ڈالی جاتی ہے[2]۔

۱۔ نماز اور زکوٰۃ پر یہ کسی حکم کا اضافہ نہیں ہے، بلکہ اس بات کی تعبیر ہے کہ وہ پورے شرح صدر کے ساتھ اسلام کو قبول کریں اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو کر بغیر کسی تردد کے اُن کا ذبیحہ اُنھی کی طرح کھائیں۔

۲۔ یعنی زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری، جو مسلمانوں کی حکومت میں ہر مسلمان پر عائد ہوتی ہے اور اِسی بنا پر اُن شرائط میں بھی شامل کی گئی ہے جو قرآن نے عذاب سے بچنے کے لیے مشرکین عرب کے سامنے پیش کی تھیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ترمذی، رقم ۲۵۵۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند احمد، رقم ۱۲۹۳۵، ۱۲۶۴۳۔ صحیح بخاری، رقم ۳۸۲۔ سنن ابی داود، رقم ۲۲۷۴۔ مسند بزار، رقم ۲۱۷۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۳۲۵، ۳۹۲۸، ۳۳۲۶، ۴۹۴۳۔ سنن الدارقطنی، رقم ۴۷۷۔ السنن الصغریٰ، رقم ۱۶۳، ۲۰۰۳، ۴۷۲۷۔

۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۰۰۳ میں 'لَھُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ، وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ' کے بجائے 'وَحِسابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، یعنی اور اُن کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط ٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰی الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه** .ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفٰی ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰی**.ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**.ط ١. تحقيق: أبو إسحق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ط ۱. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط ۱. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط ٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط ١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org